عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا · اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ

الفضل

روزنامہ

لاہور

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ ″
سہ ماہی ۷ ″
ماہوار ۲½ ″

یوم سہ شنبہ

فی پرچہ ۱ر

۲۲ شعبان ۱۳۷۰ھ

جلد ۵/۳۹	۲۹ ہجرت ۱۳۳۰ھش - ۲۹ مئی ۱۹۵۱ء	نمبر ۱۲۴

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

محامد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

"اللہ تعالیٰ نے اپنے مقام جمع کے لحاظ سے کئی نام آنحضرتؐ کے ایسے رکھ دیئے ہیں۔ جو خاص اس کی صفتیں ہیں جیسا کہ آنحضرتؐ کا نام محمدؐ رکھا ہے۔ جس کا ترجمہ یہ ہے کہ نہایت ہی تعریف کیا گیا۔ سو یہ غائت درجہ کی تعریف حقیقی طور پر خدا تعالیٰ کی شان کے لائق ہے مگر ظلی طور پر آنحضرتؐ کو دی گئی" (سرمہ چشم آریہ صفحہ ۱۸۱)

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۸ مئی (برقیہ) حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت پہلے کی نسبت اچھی ہے الحمد للہ لیکن درجہ حرارت قدرے زیادہ ہی رہتا ہے۔ احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں

وزیر خارجہ پاکستان کی تقریر

لاہور ۲۸ مئی - پاکستان کے وزیر خارجہ آنریبل چوہدری محمد ظفر اللہ خان ۳۰ مئی (بروز بدھ) کو شام کے چھ بجکر ۱۵ منٹ پر تعلیم الاسلام کالج کے ہال میں "مسئلہ کشمیر کی آخری صورت حال" کے موضوع پر تقریر فرمائیں گے۔ داخلہ بذریعہ پاس ہوگا جو کالج کے دفتر سے مل سکیں گے۔

ایشیا کے ایک کروڑ مزدوروں کی آزاد ٹریڈ یونینوں کی بین الاقوامی کنفڈریشن کی پہلی ایشیائی علاقائی کانفرنس کا افتتاح

کراچی ۲۸ مئی - آج یہاں پاکستان کے وزیر محنت مسٹر اے ایم مالک نے آزاد ٹریڈ یونینوں کی بین الاقوامی فیڈریشن کی پہلی ایشیائی علاقائی کانفرنس کا افتتاح کرتے ہوئے کہا پاکستان میں تمام ٹریڈ یونینوں کو اپنی عام سرگرمیوں کو جاری رکھنے کی عام اجازت ہے۔ اس کانفرنس میں ایشیا کے ایک کروڑ مزدوروں کے نمائندے اور مبصر شرکت کر رہے ہیں۔ ڈاکٹر مالک نے کہا اجتماعی طور پر ان یونینوں کے معاملات سے تعلق رکھنے کے لئے مرکزی حکومت نے ایک ادارہ قائم کر رکھا ہے۔ اور پاکستان کی حکومت ٹریڈ یونینوں کے کنفیڈریشن کے اصولوں کی حمایت کرے گی۔ کیونکہ ان کے اصولوں کا ذکر پاکستان کی قرارداد مقاصد میں پہلے ہی سے ہے۔ اور کہ جس طرح کنفیڈریشن ہر قسم کی مطلق العنانی کے خاتمے پر یقین رکھتی ہے۔ اسی طرح پاکستان کی قرارداد مقاصد کے رو سے ہر پاکستانی کو بلا لحاظ مذہب و ملت کامل مذہبی آزادی حاصل ہے

آپ نے تقریر جاری رکھتے ہوئے کہا پاکستان اس وقت معاشرتی تعمیر اور اقتصادی ترقی کے کار عظیم میں لگا ہوا ہے۔ وہ معاشرتی حیثیت اور اقتصادی زندگی کے لئے ایک نہایت ہی سازگار معاشرے کی تعمیر میں مصروف ہے۔ جس میں ہر شخص کو حصول عدل و انصاف کا یکساں حق حاصل ہو۔

کانفرنس نے پاکستان کے مسٹر فیض احمد کی تجویز پر ہندوستان کے مسٹر اے۔ این۔ جوشی کو کانفرنس کا صدر منتخب کیا آپ کے بعد لنکا کے مسٹر عیتا اور کوریا کے چونگ جنگ ہان نائب صدر اور پاکستان کے مسٹر شیرازی کانفرنس کے سیکرٹری منتخب ہوئے

مسٹر جوشی نے انتخاب کے بعد اپنی صدارتی تقریر میں کہا کہ ایشیا کے مزدوروں کے معیار زندگی کو بلند کرنے کے لئے بعض نہایت ہی دلیرانہ قدم اٹھانے ضروری ہوں گے۔ آج کانفرنس کے جنرل سیکرٹری نے ایشیا اور مشرق بعید کانفرنس کے علاقائی سیکرٹریٹ کے قیام کا خاکہ پیش کیا۔ جس پر کل کے اجلاس میں غور ہوگا۔ اور پھر سے دوسری عالمی کانفرنس میں آخری اور قطعی شکل دے دی جائے گی۔ جو چار جولائی کو میلان (اٹلی) میں منعقد ہوگا۔

برطانیہ سے پاکستان کی تجارت

لنڈن ۲۸ مئی - برطانی تجارتی بورڈ کے مہیا کردہ اعداد و شمار کے مطابق امسال پہلی سہ ماہی میں برطانیہ نے پاکستان سے ۱۳۰۶۱۷۶۱ پونڈ کا سامان درآمد کیا۔ یہ اعداد ۱۹۵۰ء کی پہلی سہ ماہی کے اعداد سے ۵۴ لاکھ پونڈ زیادہ اور ۱۹۴۹ء کے مقابلہ میں دوگنے ہیں۔ اسی طرح پہلی سہ ماہی میں پاکستان کو پہلی برطانی برآمد ۱۳۱۰۵۱۹ پونڈ کی ہوئی۔ جو گزشتہ سال کی سہ ماہی سے ۳۳½ لاکھ پونڈ اور ۱۹۴۹ء کے اسی عرصہ کے مقابلہ میں ۲۰ لاکھ پونڈ زیادہ ہے۔ پاکستانی اشیاء میں سب سے حیرت انگیز اضافہ خام اون کی برآمد میں ہوا جو کہ زیر نظر عرصہ میں ۴۸۶۸۰۶ پونڈ کی برآمد کی گئی۔ گزشتہ سال اسی مدت میں ۶۵۵۰۰۰ پونڈ کا اون برآمد کیا گیا۔

غازی گھاٹ کا کشتیوں کا پل توڑ دیا گیا

لاہور ۲۸ مئی - غازی گھاٹ پر کشتیوں کا جو پل مظفر گڑھ اور ڈیرہ غازیخاں کے اضلاع کو آپس میں ملاتا تھا اسے اب دریائے سندھ میں پانی بڑھنے کی وجہ سے توڑ دیا گیا ہے۔ یہ پل تقریباً ساڑھے سات ماہ تک عمدہ طور پر کام دیتا رہا ہے۔ اب سے صبح کے وقت غازی گھاٹ سے ڈیرہ غازیخان کو ایک سٹیمر جایا کرے گا۔ اور اسی وقت ڈیرہ غازیخاں سے ایک بڑا موٹر لانچ غازی گھاٹ کو چلا کرے گا۔

مسلم لیگ کے ٹکٹ خان لیاقت علی خان تقسیم کریں گے

پشاور ۲۸ مئی - آج یہاں سرحد مسلم لیگ کے صدر خان عبد القیوم خان نے بتایا کہ سرحد کے آئندہ عام انتخابات میں مسلم لیگ کے ٹکٹ پر انتخاب لڑنے کے لئے کھڑے ہونے والے امیدواروں کو ٹکٹ پاکستان مسلم لیگ کے صدر مسٹر لیاقت علی خاں تقسیم کریں گے۔

بین الاقوامی عدالت انصاف کو ایران کے مسئلہ تیل پر بحث کرنے کا اختیار نہیں

طہران ۲۸ مئی - آج ایران کے وزیر خارجہ نے ایک تار ہیگ بین الاقوامی عدالت انصاف کے نام بھیجا ہے۔ جس میں کہا گیا ہے کہ عدالت مذکور ایران کے اپنی تیل کی صنعت کو قومی ملکیت بنا لینے کے مسئلے پر بحث کرنے کی مجاز نہیں ہے۔ ایک اور اطلاع کے مطابق برطانیہ کے موجودہ اقدام سے جو قانونی صورت حال پیدا ہوئی ہے۔ اس پر غور کرنے کے لئے ایران نے چھ ماہرین قانون کو دعوت دی ہے۔ جن میں سے ایک نے اس قیاس کا اظہار کیا ہے۔ کہ شائد ایران کو بھی جوابی طور پر ہیگ کی بین الاقوامی عدالت انصاف میں دعویٰ دائر کرنا پڑے۔ آج ایران میں پاکستانی سفیر مسٹر غضنفر علی خان نے بھی بعض مشترکہ مفادات سے متعلقہ امور پر وزیر اعظم ڈاکٹر محمد مصدق سے ایک گھنٹہ تک ملاقات کی۔

مختصر و اہم

- نئی دہلی ۲۸ مئی - آج ہندوستان و پاکستان کے وزرائے خزانہ نے پھر دونوں ملکوں کے تصفیہ طلب مالی معاملات پر بحث کی۔ دونوں طرف سے وفود کے بعض دیگر ارکان نے بھی اس بحث میں حصہ لیا۔

واشنگٹن ۲۸ مئی - امریکی محکمہ زراعت کے اندازے کے مطابق امسال دنیا کی فصل چاول کی پیداوار میں پچھلے سال کی نسبت تین ارب پونڈ کا اضافہ اور پاکستان کی چاول کی پیداوار میں ایک ارب بارہ کروڑ پونڈ کی پیداوار کا اضافہ ہوگا۔

- کوئٹہ ۲۸ مئی بلوچستان کی اصلاحاتی تحقیقاتی کمیٹی کے صدر ڈاکٹر محمود حسین قریشی نے بتایا کہ کمیٹی نے اپنی رپورٹ کا مسودہ تیار کر لیا ہے

سعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس میں طبع کرا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔اے۔ ایل۔ایل۔بی

تعلیم الاسلام کالج کے متعلق حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد

"ہر وہ احمدی جس کے شہر میں کالج نہیں وہ اگر اپنے لڑکے کو کسی اور شہر میں تعلیم کے لئے بھیجتا ہے تو کمزوریٔ ایمان کا مظاہرہ کرتا ہے۔ بلکہ میں کہوں گا کہ ہر وہ احمدی جو توفیق رکھتا ہے کہ اپنے لڑکے کو تعلیم کے لئے قادیان (حال لاہور) بھیج سکے۔ خواہ اس کے گھر میں کالج ہو۔ اگر وہ نہیں بھیجتا اور اپنے ہی شہر میں تعلیم دلواتا ہے تو وہ بھی کمزوریٔ ایمان کا مظاہرہ کرتا ہے۔"

(الفضل ۳۰ مئی ۱۹۴۷ء)

پرنسپل تعلیم الاسلام کالج لاہور

زیر اہتمام مجلس عربی تعلیم الاسلام کالج لاہور

مولینا ابو العطاء صاحب جالندھری پرنسپل جامعہ احمدیہ احمد نگر مکانۃ العربیۃ فی الپاکستان کے موضوع پر عربی زبان میں مورخہ ۳۱ مئی ۱۹۵۱ء بروز جمعرات ۶ بجے شام کالج ہال میں تقریر فرمائیں گے پروفیسر محمد العربی اورینٹل کالج لاہور صدارت فرمائیں گے۔ عربی سمجھنے والے احباب کو دعوت دی جاتی ہے۔ کہ وہ تشریف لاکر مجلس کی رونق کو بڑھائیں۔

سیکرٹری مجلس عربی تعلیم الاسلام کالج لاہور

حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کے ایک صحابی کی وفات

نہایت افسوس سے لکھا جاتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک پرانے صحابی حضرت شیخ عبد الرشید صاحب سابق امیر جماعت احمدیہ بٹالہ والد ماجد ڈاکٹر محمد یعقوب خاں صاحب میو ہسپتال ۲۷ مئی کی صبح کو لاہور میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کی نعش کو بغرض تدفین ربوہ لے جایا گیا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے باوجود ناسازیٔ طبع نماز جنازہ پڑھائی۔ آپ عرصہ سے بعارضہ فالج بیمار تھے۔ احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالےٰ آپ کو جوار رحمت میں جگہ دے۔ آپ کے درجات کو بلند فرمائے اور آپ کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

میٹرک پاس واقفِ زندگی طلبا توجہ کریں

میٹرک کا نتیجہ نکل چکا ہے۔ لہٰذا ایسے طلبا جنہوں نے خود زندگی وقف کی ہوئی ہے یا ان کے والدین نے انہیں وقف کیا ہوا ہے وہ فوری طور پر مندرجہ ذیل امور سے دفتر ہذا کو اطلاع دیں۔ تاکہ ان کے مستقبل کے متعلق سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی ہدایات کی روشنی میں تحریک جدید کے ماتحت پروگرام مرتب کیا جائے۔ چند دنوں کے بعد طلبا کو انٹرویو اور ڈاکٹری معائنہ کے لئے ربوہ بلایا جائے گا۔

(۱) نام (۲) والد کا نام (۳) پتہ (۴) مضامین کیا تھے سائنس یا اردو (۵) نمبر حاصل کردہ (۶) ان کے والدین کا ان کے متعلق آئندہ پروگرام وغیرہ۔

نائب وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ

زمیندار جماعتوں کے عہدیداران کی توجہ کے لئے نہایت ہی ضروری اعلان

اس وقت فصل ربیع نکل رہی ہے اس لئے ہر امیر یا پریذیڈنٹ سیکرٹری مال اور مخلصین جماعت کا فرض ہے کہ وصولی چندہ کے لئے پوری جدوجہد کریں۔ اسی فصل پر چندہ کی وصولی کا زیادہ انحصار ہے۔ اس لئے عہدہ داران اور مخلصین جماعت کا فرض ہے کہ وہ اُلوحصۃ یوم حصادہٖ کے ماتحت ہر فرد سے اس کی فصل کی آمد کے مطابق بموجب اس کے وعدہ کے وصولی کی کوشش فرماکر عند اللہ ماجور ہوں۔

جہاں صوبائی ضلع وار نظام ہے وہاں کے امراء کا بھی فرض ہے کہ وہ جماعتوں میں جہاں ضرورت پہنچ کر عہدہ داران مال کو تاکید کریں کہ یہی وصول کا وقت ہے۔ اس سے پورا فائدہ اٹھایا جائے اور جماعت کے ذی اثر اصحاب کو وفد کی صورت میں لے جاکر تمام احباب سے وصولی کا انتظام فرمائیں خدا تعالےٰ کے فضل سے وہ دن جلد آنے والے ہیں۔ جب اس سلسلہ میں امیر و غریب جوق در جوق شامل ہوں گے اس وقت قربانی کی وہ قدر و قیمت نہ ہوگی جو اب ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں "اس وقت ایک سونے کے پہاڑ دینے کی بھی وہ قدر و قیمت نہ ہوگی جو اب حسب (۲)

انہدام مسجد سمندری کے متعلق جماعتہائے احمدیہ کا غم و غصہ

آج مورخہ ۱۸-۵-۵۱ کو جماعت احمدیہ گوجرہ ضلع لائلپور کا ایک غیر معمولی اجلاس بعد نماز جمعہ زیر صدارت چودھری عبد العزیز صاحب پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ منعقد ہوا جس میں اتفاق رائے پاس ہوا۔

(۱) آجکل مجلس احرار ایک سوچی سمجھی سکیم کے ماتحت جماعت احمدیہ پاکستان کے افراد پے در پے خطرناک طور پر مختلف جگہوں میں حملے کر رہی ہے اس پارٹی کی اصل غرض پاکستان میں مسلمانوں کے درمیان انتشار پیدا کرنا ہے۔ چنانچہ اوکاڑہ اور راولپنڈی کے بعد جو تازہ حملے لائلپور اور سمندری میں مجلس احرار نے کئے ہیں۔ ان میں علاوہ جماعت احمدیہ کے افراد کو تکلیف دینے کے۔ سمندری ضلع لائلپور میں احمدیہ مسجد کو بھی چند روز ہوئے بری طرح [illegible] جلا دیا گیا جماعت احمدیہ گوجرہ کا ہر فرد احرار کے اس فعل کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔

(۲) نقل ریزولیوشن کی ایک کاپی بخدمت افسران بالا بھیج کر گذارش کی جائے کہ جلد سے جلد احرار کے اس خطرناک اقدام کا تدارک فرمائیں اور جماعت احمدیہ جیسی امن پسند جماعت کے صبر کو آزمانے کی کوشش نہ کی جائے۔

سیکرٹری امور عامہ جماعت احمدیہ گوجرہ

جماعت احمدیہ ڈیرہ غازیخاں

مورخہ ۱۸-۵-۵۱ بعد نماز جمعہ جماعت احمدیہ ڈیرہ غازیخاں و مضافات کا فوری اور ہنگامی اجلاس زیر صدارت جناب ملک عزیز محمد صاحب وکیل پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ڈیرہ غازیخاں منعقد ہوا۔ جس میں سمندری ضلع لائلپور کے اس ہولناک واقعہ پر اظہار رنج و الم کیا گیا۔ جو حال ہی میں احراری حضرات کی طرف سے مسجد احمدیہ سمندری کو جلا دینے اور اس میں حاضر بعض احمدی احباب کو زخمی کرنے اور مسجد کا سامان لوٹنے کی صورت میں ظاہر ہوا۔ اس بارے میں ایک قرارداد پاس کی گئی جس میں احراریوں کے اس تازہ خوفناک اقدام پر نہایت نفرت کا اظہار کیا گیا اور حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ احراریوں کی اس حرکت شنیعہ کے خلاف سخت اقدام کرے۔

سیکرٹری جماعت احمدیہ ڈیرہ غازیخاں

جماعت احمدیہ خانیوال

۲۵-۵-۵۱ بعد نماز جمعہ جماعت احمدیہ خانیوال کا جلسہ منعقد ہوا۔ اور مندرجہ ذیل ریزولیوشن اتفاق رائے سے منظور ہوا۔

(۱) یہ کہ سمندری ضلع لائلپور میں جو جماعت احمدیہ کی مسجد احرار نے جلائی ہے اور احمدیوں کو زخمی کیا ہے اور واٹر پمپ اکھاڑ کر لے گئے ہیں جماعت احمدیہ اس بدترین فعل کے خلاف سخت غم و غصہ کا اظہار کرتی ہے۔ اور گورنمنٹ عالیہ پاکستان سے استدعا کرتی ہے کہ ایسے سفاکانہ افعال کے لئے احراریوں کو مزید مہلت دینا امن عامہ کے لئے نہایت مضر ہے۔

(۲) جماعت احمدیہ خانیوال ان افسران ضلع لائلپور کا شکریہ ادا کرتی ہے۔ جنہوں نے موقعہ پر پہنچ کر اپنی فرض شناسی کا ثبوت دیا اور فتنہ و فساد کی آگ کو بڑھنے سے روکا۔

سیکرٹری جماعت احمدیہ خانیوال ضلع ملتان

درخواست دعا:- جمال الدین صاحب قادیانی کی والدہ صاحبہ کچھ عرصہ سے جوڑوں کے درد کے سبب علیل ہیں۔ نیز ان پر ایک مقدمہ دائر ہے۔ احباب انکی والدہ کی صحتیابی اور مقدمہ سے بریت کی دعا فرمائیں

بقیہ ایڈیٹوریل صـ ۳

اس کے باوجود کہ رائے عامہ کے مطابق احراریوں کو ایسی ڈھیل دینا اصولاً مصلحت کے سخت خلاف تھی۔ اس سے ایک فائدہ بھی ضرور ہوا ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ خود احراریوں اور حکومت پر بھی اب یہ بات اظہر من الشمس ہو گئی ہے کہ پاکستان کے تمام مسلمان احراریوں کو بھولے نہیں۔ اور وہ ان کی موجودہ غدارانہ ذہنیت کے متعلق بھی کسی غلط فہمی میں مبتلا نہیں وہ خوب جانتے ہیں کہ یہ "دُم" قیامت تک سیدھی نہیں ہو سکتی۔ اور ان کا وجود پاکستان کے لئے ہمیشہ خطرے کا موجب بنا رہے گا۔ اس لئے ان کے ساتھ مداہنت سے پیش آنا سانپ آستین میں پالنا ہے۔

ہمیں یقین ہے کہ حکومت اور خود احراری بھی اب اس حقیقت کو پا گئے ہیں کہ پیر بخاری کی فسانہ طرازیوں کو تماشہ بین پبلک مفت کے سنیما سے زیادہ وقعت نہیں دیتی۔ یہی وجہ ہے کہ پیر بخاری یوم تشکر کو یوم تفکر کہتے ہیں احراریوں کے لئے تو یوم تفکر ہی ہے۔ مگر پاکستان کے لئے یہ واقعی یوم تشکر ثابت ہوا ہے۔

---

(۲) سلسلہ کو ادا کرنے میں ثواب ہے"

انسپکٹران نظارت بیت المال کا بھی فرض ہے کہ وہ اس معاملہ میں امراء پریذیڈنٹ اور عہدہ داران مال کا ہاتھ بٹائیں۔

نظارت بیت المال ربوہ

روزنامہ الفضل لاہور
مورخہ ۲۹ مئی ۱۹۵۱ء

کیا ملک میں بدامنی پھیلانے کی اجازت دیجائیگی؟

احراریوں نے ۲۵ مئی ۱۹۵۱ء کو پانچ ساڑھے پانچ بجے شام شہر میں جلوس نکالا۔ جس کا وہ ایک مدت سے بدبداکر اعلان کر رہے تھے۔ حکومت نے اس یقین سے کہ احراری ملک میں ہر جگہ فتنہ و فساد برپا کر رہے ہیں اور یہاں بھی یقیناً کریں گے خاص طور پر پولیس کا اہتمام کیا۔ اور جس راستہ سے جلوس گزرنا تھا۔ سڑکوں اور بازاروں میں دو رویہ پولیس کا پہرہ لگا دیا۔ اور جلوس کے ساتھ مسلح پولیس کی دو لاریاں بھی لگا دیں۔

جہاں تک اس خاص انتظام کا تعلق ہے۔ واقعی حکام شہر نے نہایت بیدار مغزی کا ثبوت دیا۔ اور ہم کو یقین ہے۔ کہ اس مکمل انتظام ہی کی وجہ سے احراری اپنے بدارادوں میں ناکام رہے۔ پولیس نے اس جلوس کو راستوں سے اس طرح گزارا جس طرح اس قسم کے فتنہ پرداز لوگوں کو گزارنے کی مہارت رکھتی ہے۔ احراریوں کا "یوم تشکر" کا یہ ڈھونگ امن پسند شہریوں کے لئے حکومت کے بے مثال انتظام کی وجہ سے واقعی "یوم تشکر" ہے۔ کیونکہ احراری شہر بھر میں یہ پروپیگنڈا کر رہے تھے کہ وہ جلوس کے پردے میں اپنی فتنہ پردازی کا ضرور کرتب دکھائیں گے۔

اس روز جس اہتمام سے پولیس نے صبح ہی سے ہر جگہ پہرہ لگا دیا تھا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ حکام شہر اچھی طرح جانتے تھے۔ کہ احراری ضرور فتنہ پردازی کریں گے۔ اور احراریوں کے ان بدارادوں کی ان کو ضرور اطلاعیں پہنچ چکی تھیں۔ اس لئے جہاں حکام کا لاہور کے تمام امن پسند شہری شکرگذار ہیں وہاں انہیں طبعاً یہ شکایت بھی ہے۔ کہ جب حکام کو علم تھا۔ کہ یہ جلوس کسی نیک ارادے پر مبنی نہیں ہے۔ تو انہوں نے ایسے خطرناک جلوس کی اجازت ہی کیوں دی؟

یہ بات کہ احراری شہر بھر میں اپنے بدارادوں کی تشہیر کر رہے تھے۔ اس پوسٹر سے بھی اچھی طرح واضح ہوتی ہے۔ جو دس سربرآوردہ مسلم لیگی لیڈروں نے "یوم تشکر کی حقیقت" کے عنوان سے شائع کیا۔ اس پوسٹر میں۔ جو ان معزز مسلم لیگی زعماء نے شائع کیا ہے۔

مندرجہ ذیل الفاظ خاص طور پر قابل غور ہیں۔

"مجلس احرار جب کھلے طور پر اعلان کر چکی ہے کہ اسکی تمام تر ہمدردیاں ملت اسلامیہ حکومت پاکستان اور مسلم لیگ کے لئے وقف ہیں۔ تو انتخابات میں مندرجہ بالا قسم کی بدعنوانیاں اور یوم تشکر کے نام پر فرقہ دارانہ جلسے بازی امن عامہ اور حکومت کے لئے تشویشناک ہے پبلک حیران ہے کہ حکومت ایسے شر پسند عناصر کے خلاف کیوں تادیبی کارروائی نہیں کرتی۔ ہمارا مطالبہ ہے کہ حکومت ملک میں فرقہ دارانہ کشیدگی پیدا کرنے والے ہر گروہ کی مناسب روک تھام کرے۔ تاکہ مضبوط پاکستان میں کوئی کمزوری پیدا نہ ہو۔"

ان الفاظ سے صاف صاف واضح ہوتا ہے۔ کہ یہ ذمہ وار مسلم لیگی زعماء احراریوں کی جلسہ بازی اور خاص طور پر جلوس کو امن عامہ کے لئے سخت خطرناک اور تشویشناک محسوس کرتے تھے۔ اور شہر کے امن پسند شہریوں کی صحیح ترجمانی کر رہے تھے۔ اس بات کی تائید کہ یہ جلوس مجرمانہ ارادوں کے پیش نظر نکالا گیا تھا۔ اور شہر میں یہ مشہور تھا۔ اس حقیقت سے بھی واضح ہوتی ہے۔ جیسا کہ خود حکام نے بھی محسوس کیا ہوگا۔ کہ جلوس کے ساتھ

کوئی مسلمان شامل نہیں ہوا

اور انارکلی بازار جو اس وقت جب جلوس اس سے گزر رہا تھا عموماً اتنا بھرا رہتا ہے۔ کہ کندھے سے کندھا چھلتا ہے۔ سُونا پڑا تھا۔ اور احراریوں کے ڈر کے مارے لوگ خرید و فروخت کے لئے بھی اس دوران میں نہیں آئے اور جو چند لوگ موجود بھی تھے۔ وہ جلوس پر آوازے کس رہے تھے۔ کہ پاکستان کے یہ پشتینی غدار اب نئے نئے سوانگ بھر کر مسلمانوں کو بھرمانا چاہتے ہیں۔ یہ وہی تو ہیں جو کہتے تھے کہ ماں نے ایسا بیٹا ہی نہیں جنا جو پاکستان کی "پ" بھی بنا سکے۔ یہی تو ہیں جو معمار پاکستان کو کافر اعظم کہتے تھے۔ بعض یہ کہتے تھے کہ کیا یہ اسلامی طریق ہے۔ کیا یہ مسلمانوں اور اسلام کی۔ خلفائے راشدین رضٰ صحابہ کرام رضی اللہ تعالےٰ عنہم کی توہین نہیں ہے۔ کہ ہندوؤں کے دسہرہ یا ہولیوں کی طرح سوانگ نکالے جائیں۔ اور بھروپ بھرے جائیں۔ کیا یہ اسلامی ملک نہیں۔ ایک من چلے نے تو یہ بھی کہہ دیا۔ کہ حکومت نے احراریوں کو متوازی فوجی مظاہرہ کرنے کی اجازت کیوں دی ہے؟ نیز مسکر گوالمنڈی میں جب احراریوں نے فریب دہی کے لئے ایک تصویر کو سلامی دی۔ تو ارد گرد کے تمام مسلمان لعنت۔ لعنت پکار رہے تھے۔ اور کہہ رہے تھے کہ کیا یہ مسلمان ہیں؟ توبہ! توبہ!! یہ تو صریح بت پرستی ہے۔ کوئی مسلمان یہ برداشت نہیں کر سکتا۔ یہ صرف دھوکا بازی ہے۔ احراریوں کا کوئی دین مذہب نہیں۔ یہ پاکستان کے اب بھی ویسے ہی غدار ہیں۔ جیسا کہ پہلے تھے۔ اب بھی حکومت کو چاہیئے۔ کہ ان کو غیر پاکستانی شہری قرار دیدے۔ ورنہ کسی دن یہ ضرور پاکستان کو نقصان پہنچائیں گے وغیرہ وغیرہ۔

بے شک یہ باتیں "آزاد" "احسان" اور "زمیندار" جیسے طرفدار اور "زرخریدہ" اخبارات میں نہیں آسکتی تھیں۔ جنہوں نے جلوس اور جلسہ کو غیر ذمہ دارانہ طور سے اچھالا ہے۔ اور نہایت شرمناک حد تک مبالغہ آمیزی سے کام لیکر تعداد بارہ ہزار اور دس دس ہزار بتائی ہے۔ حالانکہ خود "زمیندار" نے جو احراری کذب بافیوں کا خاص کر دامن بردار ہے۔ "دروغ گورا حافظہ نباشد" کے مصداق اپنی اشاعت ۲۸ مئی کے دوسرے صفحہ پر جلوس کی تعداد کے بارہ میں اپنے جھوٹ کی تردید کر دی ہے۔ جہاں "دو ہزار احراری رضاکاروں نے مولانا اختر علی خاں کو سلامی دی" کے عنوان سے ایک خبر شائع کی گئی ہے۔ حالانکہ "آزاد" نے اپنی اشاعت ۲۸ مئی میں جو ۲۶ مئی کو بازار میں آگیا تھا۔ سالار اعلیٰ کا اعلان شائع کیا تھا۔ کہ

"تمام رضاکار باوردی صبح دس بجے پنڈال میں جمع ہو جائیں۔ ایک جلوس کی صورت میں باغ جناح (لارنس گارڈن) میں پہنچیں گے۔"

ظاہر ہے۔ کہ یہ وہی جلوس ہے۔ جس نے اختر علی خاں صاحب کو سلامی دی۔ اب پبلک حیران ہے کہ اس خبر کے مطابق گذشتہ تاریخ والے باقی آٹھ یا دس ہزار احراری رضاکار کہاں غائب ہو گئے۔ آخر کچھ تو نسبت ہونی چاہیئے تھی۔ بارہ نہیں دس۔ دس نہیں آٹھ۔ آٹھ نہیں چھ۔ چھ نہیں چار ہزار ہی رضاکار تو سالار اعلیٰ کے حکم پر لبیک کہتے۔ مگر حقیقت یہ ہے۔ کہ یہ تمام کے تمام خیالی رضاکار تھے۔ ان تک یہ پیغام پہنچ کیسے سکتا تھا؟

پھر "زمیندار" کہتا ہے۔ کہ یہ دو ہزار کا جلوس گیارہ بجے دفتر "زمیندار" کے آگے پہنچا تھا۔ اور "اس موقع پر سینکڑوں مسلمان جمع ہو گئے" گیارہ بجے ہزاروں مسلمان اس سڑک پر کاروبار کے لئے پھرتے نظر آتے ہیں۔ مگر لوگوں کو اس جلوس کا "شوق نظارہ" سینکڑوں میں ہی جمع کر کے رہ گیا۔ جلوس دہلی دروازہ سے چل کر "زمیندار" کے دفتر تک پہنچا تھا۔ اس سفر میں صرف سینکڑوں مسلمان ہی "زمیندار" کے دفتر تک جال کے دامن میں گھر سکے اس سے معلوم ہو جاتا ہے۔ کہ لاہور کے مسلمانوں نے کتنی نفرت سے احراریوں کے جلوس کو محسوس کیا ہے۔ اور اس خطرناک مظاہرہ نے پبلک کے جذبات کو کس قدر مجروح کیا ہے۔ اور واضح ہو جاتا ہے۔ کہ مسلمان غدار احراریوں کی شکل بھی دیکھنا پسند نہیں کرتے۔

ہم پھر اپنی طرف سے بھی اور لاہور کے تمام امن پسند شہریوں کی طرف سے بھی ان تمام حکام کا دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں۔ جنہوں نے ایسا اچھا انتظام کیا۔ کہ احراری اپنے شنیع ارادوں میں بری طرح ناکام ہوئے ہیں۔ مگر اس کے باوجود ان مسلم لیگی زعماء کو جنہوں نے مذکورہ بالا پوسٹر شائع کر کے حکومت کو پہلے ہی متنبہ کر دیا تھا۔ اور تمام امن پسند شہریوں کو لاہور کے نظم و نسق کے ذمہ وار ارباب حل و عقد سے یہ پوچھنے کا جائز حق ہے۔ کہ جب ذمہ داران نظم و نسق کو یہ معلوم تھا۔ کہ یہ جلوس شہر کے امن کے لئے اتنا خطرناک ہے۔ کہ انہیں اتنا سخت انتظام کرنا پڑا۔ کہ جلوس کے راستہ میں دو رویہ پولیس کھڑی کی گئی۔ جو یقیناً باہر سے بھی منگوائی گئی ہوگی۔ اور پبلک خزانہ پر بھی بار ڈالا گیا۔ اور امن پسند شہریوں کی ترہیب و تخویف بھی ہوئی۔ یہاں تک کہ وہ اپنے معمولی کام دھندے کے لئے بھی بازاروں اور سڑکوں پر آنے سے رک گئے۔ تو کیا اس سے بدرجہا یہ بہتر نہیں تھا۔ کہ ایسا جلوس نکالنے کی سرے سے اجازت ہی نہ دی جاتی۔

بے شک حکام اور پولیس نے عملاً اپنا فرض کما حقہ ادا کیا۔ اور خدا کے فضل سے کوئی نامرغوب واقعہ ظہور میں نہ آیا۔ اس لحاظ سے ہم اور تمام امن پسند شہری حکومت کی بیحد صرف تعریف ہی نہیں کرتے۔ بلکہ شکرگذار بھی ہیں۔ مگر ہم اور تمام امن پسند مسلمان اس بات کو سمجھنے سے قاصر ہیں کہ پہلے تو باوجود علم کے مجرمانہ ارادہ رکھنے والوں کو اپنے مجرمانہ ارادوں کو عملی جامہ پہنانے کے لئے کھلا موقع دے دیا گیا۔ اور پھر ان کو اپنے مجرمانہ ارادوں کو عملی جامہ پہنانے سے روکنے کے لئے اتنا مسرفانہ اہتمام کیا گیا۔ آخر اس میں مصلحت کیا تھی؟ اگر تو یہ کوئی پولیس کی ریہرسل تھی۔ پھر تو بے شک یہ ٹھیک ہے۔ ورنہ ہمیں ڈر ہے۔ کہ یہ سوال ہمیشہ تشنہ جواب ہی رہے گا۔

لاہور شہر میں اس ڈرامہ کے پس منظر کے متعلق عجیب چہ میگوئیاں ہو رہی ہیں۔ اور صاف صاف لفظوں میں کہا جاتا ہے۔ کہ اگر "قائد اعظم" زندہ ہوتے۔ تو احراریوں جیسے غداران پاکستان کو یہ جرأت کبھی نہ ہوتی۔ کہ وہ اس طرح پاکستان میں اپنے شنیع ارادوں کی کھلم کھلا نمائش اور فوجی مظاہرہ کر سکتے۔ اور ایک اسلامی ملک میں محض دھوکا دینے کے لئے ایک تصویر کو سلامی دے کر صریحاً بت پرستی کا ارتکاب کر کے اسلام کے اصول توحید کی مسلمانوں کی آنکھوں کے سامنے توہین کرتے۔ مسلمان اس لئے خون کا گھونٹ پی کر رہ گئے۔ کہ احراری بدامنی پھیلانے کے اپنے بدارادوں میں کامیاب نہ ہو جائیں۔ اور نیک دل حکام کی انتظامی کارگذاری کے دامن پر دھبہ نہ آئے۔

(باقی دیکھو صہ پر)

اشتراکیت یا اسلام

(گذشتہ سے پیوستہ)

از مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف پروفیسر جامعۃ المبشرین

(۴)

اسلام اور اشتراکیت کے درمیان چوتھا مابہ الافتراق نظریہ اخلاق ہے۔ اسلام اخلاقی ارتقاء کو زندگی کا مقصد قرار دیتا ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

"بعثت لاتمم مکارم الاخلاق"

کہ میری بعثت کا مقصد یہی ہے کہ میں مکارم الاخلاق کو مکمل کروں۔ مجھے خدا نے اس لئے بھیجا ہے تا اخلاقی قدروں کی میں تکمیل کروں اور اخلاقی قدروں کا معیار اس قدر بلند ہو جاتا ہے کہ معلم اخلاق خود دعا مانگا کرتے تھے

"اللّٰھم اھدنی لاحسن الاخلاق لا یھدی لاحسنھا الا انت وقنی سیئی الاخلاق لا یقنی سیئھا الا انت"

اسلامی معاشرہ میں اخلاق کو اتنی اہمیت دی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مومن بدخلق نہیں ہو سکتا۔ اور ائمہ نے یہانتک اس کو اہمیت دی کہ بحث کی گئی کہ مومن بداخلاق بہتر ہے یا کافر خوش اخلاق۔

اسلام کا فلسفہ اخلاق یہ ہے کہ اسلامی اخلاق کی رہنمائی خود خدا تعالے فرماتا ہے۔ اخلاق کے احکام وحی الٰہی نے بیان فرمایا ہے۔ بے شک اخلاق فطرت کی آواز اور پکار ہے۔ لیکن ہمارے خدا کا حکم اس کے خلاف نہیں۔ ہاں بعض اوقات مسخ شدہ فطرت کی پکار خدا کے احکام کے خلاف بھی ہو گی۔ لیکن اس میں کوئی شک نہیں کہ فطرت صحیحہ اور خدا کے حکم میں تضاد نہیں ہے یہی۔ اسلامی فلسفہ اخلاق ہے

لیکن

اشتراکی نظام میں فلسفہ اخلاق یا نظریہ اخلاق اسلامی فلسفہ اخلاق کے برعکس ہے۔ اشتراکیت کا فلسفہ اخلاق بھی الگ ہے۔ لیکن اس کا منبع خدا تعالے نہیں ہے۔ اوامر الٰہی اس کی حدو نسبت کرنے والے نہیں ہیں۔ وہاں فلسفہ اخلاق اور اخلاق یہی ہیں کہ اشتراکی انقلاب پھلے پھولے چاہے کسی طرح پھیلے۔

مسٹر سڈنی ویب سوویٹ کمیونزم کے صفحہ ۱۰۳۸ پر لکھتے ہیں:

"ایک۔۔۔ تر۔۔۔ رہنما سے کسی نے یہ سوال کیا کہ ایک اشتراکی کا معیار خطا و ثواب کیا ہے؟ جواب ملا اس کا وہ طرز عمل جو اشتراکی سوسائٹی کی تعمیر میں کام آئے۔ ثواب اور وہ جو تحریک کا موجب ہو خطا ہو۔"

(۲) لینن نے سوویٹ یونین کی نوجوان کمیونسٹ لیگ کی تیسری کل روسی کانگرس منعقدہ اکتوبر ۱۹۲۰ء میں فلسفہ اخلاق بیان کرتے ہوئے کہا۔

"ہم ان اخلاقی ضابطوں کے منکر ہیں جن کی تبلیغ بورژوا طبقے کی طرف سے کی جاتی ہے اور جو خدا کے احکام سے مستنبط ہوتے ہیں۔ یقینی ہم کہتے ہیں کہ ہم خدا پر ایمان نہیں رکھتے۔ ہم اچھی طرح جانتے ہیں کہ ارباب کلیسا۔ زمیندار۔ بورژوا۔ سب اللہ کے نام پر بولنے کا دعوی کرتے ہیں۔ تاکہ اپنے خاص از حقوق کی حفاظت کر سکیں۔ ہم ان تمام اخلاقی ضابطوں کے منکر ہیں۔ جو مافوق البشر تصورات سے ماخوذ ہوں یا طبقاتی تصادم پر مبنی نہ ہوں۔ ہمارا ضابطہ اخلاق تمام و کمال "طبقاتی تصادم" اور ان کی ضرورتوں پر ہم اپنے ضابطہ اخلاق . . . .

. . . . کی بنیاد

رکھتے ہیں۔ پرانا سماج غریبوں اور مزدوروں کے نوچ کھسوٹ اور سرمایہ داروں اور زمینداروں کی سرپرستی پر قائم ہے۔ ہمیں اس سماج کو تباہ کرنا ہے۔ ہمیں ان زمینداروں اور سرمایہ داروں کا تختہ الٹنا ہے۔ لیکن اس کے لئے تنظیم کی ضرورت ہے۔ خدا ایسی تنظیم نہیں پیدا کر سکتا۔ اس لئے ہم کہتے ہیں کہ وہ ضابطہ اخلاق جو انسانی سماج باہر سے لایا گیا ہو ہمارے لئے کوئی حیثیت نہیں رکھتا بلکہ ایک ڈھونگ ہے۔ ہمارا ضابطہ اخلاق پرولتاری طبقاتی تصادم کے مفاد کے تابع ہے۔"

(ریلیجن از لینن صفحہ ۷۸ تا ۸۰)

پس جب اخلاقی قدریں معاشی معبود کے تابع ہونگی تو آپ غور فرمائیے۔ کہ پھر اخلاق کیا چیز ہیں۔ کیا اسلام اپنی تبلیغ کے لئے جھوٹ کی اجازت دیتا ہے کیا اسلام یہ کہتا ہے کہ اسلام کی اشاعت ہونی چاہیے چاہے کسی طریق سے ہو۔ ہرگز نہیں۔ وہاں تو اصل روح اور اخلاقی استعدادیں جن کو جلا دینے کے لئے اسلام آیا (بعثت لاتمم مکارم الاخلاق) نہ یہ کہ اشتراکیت کی طرح ضابطہ اخلاق ہی کسی مخصوص گروہ کے مفاد کے تابع ہو اور ظاہر ہے کہ جب مقصد وحید یہ ہے۔ جب اخلاق کسی طبقہ کے بہبود کے تابع ہوں گے تو اخلاق ہو گا کیا۔ یہی وجہ ہے کہ ایک روسی ادیب نظریہ اخلاق کی وضاحت یوں کرتا ہے کہ:۔

"میرے سامنے اگر ایک طرف اخلاق کو رکھ دیا جائے اور دوسری طرف پاجاموں کا ایک جوڑا ہو تو پاجاموں کے جوڑے کو اخلاق پر ترجیح دوں گا۔"

حقیقت یہی ہے کہ مذہب سے علیحدہ ہو کر اخلاق ایک بے معنی چیز رہ جاتی ہے غور فرمائیے اشتراکیت کے اس فلسفہ اخلاق کے نظریہ کے ماتحت دیانت۔ عفو۔ صدق۔ حیاء۔ وفا کی کوئی قیمت باقی رہ جائے گی؟

(۵)

اسلام اور اشتراکیت کے درمیان پانچواں فرق اور بنیادی فرق ایک بالا ہستی کے وجود اور اس کے انکار کا ہے۔ اسلام کا یہ نظریہ ہے کہ اس عالم کا پیدا کرنے والا ایک خدا ہے فرمایا وھو الذی انطق کل شیئ وھو خلقکم اول مرۃ والیہ ترجعون۔

اس زمین و آسمان کا ایک ایک ذرہ اس کے حکم سے قائم ہے۔ بے شک اس میں علت معلول کا سلسلہ بھی ہے۔ لیکن اس سارے نظام کی روح وہ بزرگ و برتر ہستی ہے۔ فرمایا وان من شیئ الا یسبح بحمدہ ولکن لا تفقھون تسبیحھم (بنی اسرائیل رکوع ۵) خدا کی توحید کا اقرار ہر مسلمان کے لئے شرط اوّل ہے۔ خدا کے تمام برگزیدہ انبیا اسی لئے تشریف لاتے رہے تا دنیا سے اس کی توحید کا اقرار کروائیں۔ وما امروا الا لیعبدوا اللّٰہ الٰہ واحد اس معبود عالم کی اجازت کے بغیر اس کائنات کا ایک پتہ بھی اپنی جگہ سے نہیں ہل سکتا۔ وہی ربوبیت کرنے والا ہے وہی رازق ہے۔ ان سب کا نقطہ مرکزی وہی ہے۔ اس سارے عالم کی جان وہ ہے اور اس کے بغیر یہ نظام جسد بے روح ہے ھو الاول والاخر وھو الظاھر والباطن جب تک اس کی مشیت ہے یہ کارخانہ قائم ہے اور جب وہ چاہے گا اس کی صف پیٹ دے گا۔ انسان اپنے اعمال کے لئے اس کے سامنے جوابدہ ہے افحسبتم انما خلقناکم عبثاً وانکم علینا ترجعون (مومنون)

لیکن اشتراکیت کا فلسفہ مادیت ہے۔ اس نظام میں خدا کے وجود کے لئے کوئی گنجائش نہیں وہاں خدا ایک مجرم ہے جس نے اس معاشی بے انصافی کو پیدا کیا ہے۔ وہاں خدا جاہلوں کے دماغ کی تخلیق ہے۔ وہاں خدا اوہام پرستوں کے دماغ کا ایک تخیل ہے۔ اس دنیا کا سارا نظام اپنے آپ ہے۔ وہاں مافوق الطبیعات کوئی شے نہیں ہے۔ اشتراکیت کے خالق (مزدور) سے آسمانوں پر بیٹھنے والا خدا لرزہ براندام (العیاذ باللہ) اس نظام میں گھنونی سے گھنونی شکل مکروہ سے مکروہ تصور خدا کا ہے۔ ملاحظہ ہو Religion از لینن شائع کردہ پبلشنگ ہوس ہریسن روڈ کلکتہ۔ یہ مارکس اینجلز اور لینن کی تقریروں کا مجموعہ ہے۔ اس میں صفحہ ۲۴ پر لکھا ہے:۔

"خوف نے خدا کو پیدا کیا۔ سرمایہ کی اندھی قوت کا خوف۔ اندھی اس لئے کہ اس کا عمل عوام کی نظروں سے مخفی ہے۔ ایسی قوت جو مزدوروں اور چھوٹے تاجروں کے لئے ہر قدم پر ناگہانی اور غیر متوقع تباہی کا سبب بن کر ان کے سروں پر گداگری۔ خافہ کشی اور عصمت فروشی تک لعنت مسلط کر سکتی ہے۔"

لوئی فیشر ۱۹۳۲ء کے کرسمس ڈے کے ایک جلوس کا نظارہ اپنی کتاب لینن اور ایشیا کے صفحہ ۳۰ پر یوں کھینچتا ہے:۔

"میں نے دیکھا کہ نوجوان اشتمالی مذہبی آیتوں کو بگاڑ بگاڑ کر ماسکو کی سڑکوں پر گاتے پھرتے ہیں۔ ایک نوجوان اشتمالی ایک گاڑی پر کھڑا چیخ رہا تھا (خدا (ودا) کوئی چیز نہیں، اگر ہے تو مجھے سزا کیوں نہیں دیتا جس جس واسطے وہ گذرتا۔ عورتیں اس کے احترام میں صلیب کا نشان بناتیں شام کو تمام مذہبی خداؤں کے فرضی تابوت ریلوے اسٹیشن کے قریب نذر آتش کئے گئے۔"

اس کے علاوہ تمثیلوں میں خدا سے مذاق اڑایا جاتا ہے۔ اس کے لئے لوئی فیشر کی یہی کتاب ص ۲۷-۲۸ ملاحظہ ہو وہ لکھتا ہے:۔

"بالشویک تمام مذہبوں کو ایک خلاف عقل اور بے وقعت کی چیزیں شمار کرتے ہیں۔ ان کے نصب العین کی ایک تصویری تمثیل یوں دیکھنے میں آئی کہ ایک تنومند مزدور ہاتھ میں ہتھوڑا لئے گرجوں۔ دیروں اور مسجدوں کو منہدم کر کے آسمان کا رخ کئے ہوئے ایک زینے پر چڑھ رہا ہے اور وہاں ایک سیاہ دیو اس مزدور کو آتا دیکھ کر جا رہا ہے۔"

اس کے علاوہ ایک اسکول کی استانی کا ڈبوں اور چاکولیٹ والا مذاق پچھلے دنوں آپ نے پڑھا ہو گا۔

ایک سکول کی استانی سکول کے بچوں سے کہنے لگی آؤ خدا سے دعا کریں کہ اس ڈبے کو چاکولیٹ سے بھر دے۔ جب بچے دعا کر چکے

(باقی صفحہ ۸ پر)

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا" (الہام حضرت مسیح موعودؑ)

امریکہ کے طول و عرض میں اسلام کا پیغام

اٹھارہ نو مبایعین کا قبول احمدیت

جلسے لٹریچر۔ لائبریریوں میں اسلامی کتب۔ لیکچرز مباحث۔ دورے

(سہ ماہی رپورٹ امریکہ مشن بابت فروری تا اپریل ۱۹۵۱ء)

(از مکرم خلیل احمد صاحب ناصر مبلغ اسلام مقیم واشنگٹن)

(۱)

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے سہ ماہی زیر رپورٹ میں امریکہ مشن کی مساعی روز افزوں ترقی پذیر رہیں۔ امریکہ مشن کا حلقۂ عمل ایک وسیع رقبے پر ممتد ہے۔ جس میں ساڑھے تین ہزار میل کی مسافت میں بیس مشن خدمت اسلام میں مصروف ہیں۔ اس لئے یہ ممکن نہیں کہ جملہ مساعی کی تفصیلی رپورٹ پیش کی جا سکے۔ ذیل میں مختصر خلاصہ پیش ہے:۔

مسجد فضل امریکہ:۔ یہ مسجد جس کے قیام کو اب تک بمشکل ایک ہی سال گزرا ہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے دن بدن رسوخ اور مشہوری حاصل کر رہی ہے۔ اور اس عظیم ملک کے دار الحکومت میں اسے اسلام کی نمائندگی کا مقام حاصل ہو رہا ہے۔ مسجد فضل امریکہ سے عرصہ زیر رپورٹ میں جو لٹریچر شائع کیا گیا۔ اس کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

(۱) پمفلٹ کمیونزم اینڈ ڈیماکریسی ۔۲

مصنفہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ۔ یہ پمفلٹ پانچ ہزار کی تعداد میں شائع کر کے بیرونی ممالک کے علاوہ امریکہ میں صدر جمہوریہ ٹرومین۔ وائس پریذیڈنٹ جنرل میکارتھر۔ سیکرٹریان کیبنٹ۔ افسران سٹیٹ ڈیپارٹمنٹ ممبران کانگرس۔ (ہاؤس ا سینیٹ) گورنران ریاست ہائے متحدہ۔ ریڈیو انونسرز اور نامہ نگاران اخبارات کو بھجوا دیا گیا۔ یہ پمفلٹ خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت مقبول ہؤا۔ اور مختلف اہم حلقوں سے قدر دانی اور شکریہ کے خطوط موصول ہوئے۔ ایک قابل ذکر مصنف مسٹر Bethman جنہوں نے اسلام کے متعلق ایک کتاب بھی لکھی ہے۔ وہ خاص طور پر اس ٹریکٹ کے مطالعہ کے بعد مسجد میں آئے۔ اور اس خواہش کا اظہار کیا۔ کہ کمیونزم کے مقابلہ کے لئے حضرت امام جماعت احمدیہ جو اسکیم امریکہ کے واسطے بنائیں۔ اس میں ہر ممکن تعاون کے لئے ان کی خدمات پیش ہوں گی۔

۲- عرصہ زیر رپورٹ میں ہمارے انگریزی رسالہ مسلم سن رائز کے دو نمبر شائع ہوئے۔ اور حسب سابق ۳۴ بیرونی ممالک کے علاوہ دو سو مشہور لائبریریوں رسالوں اور یونیورسٹیوں کو بھجوائے گئے۔ مسلم سن رائز کی ادارت۔ پروف ریڈنگ کئی سو نیٹوں کی سلپوں کی تیاری اور ترسیل ایک لمبا کام ہے۔ مگر اب تک خدا تعالیٰ کے فضل سے رسالہ باقاعدگی سے شائع ہو رہا ہے۔ اور ملک بھر میں اسلام کا واحد ترجمان ہونے کے لحاظ سے ایک خاص مقام رکھتا ہے۔ حال ہی میں یونیورسٹی آف اوکلاہوما کے میگزین Books Abroad نے رسالہ مسلم سن رائز میں شائع شدہ ایک مضمون کا حوالہ قابل ذکر مضامین کی فہرست میں دیا۔

۳- اس سہ ماہی میں ایک رسالہ مصنفہ چودھری سر محمد ظفر اللہ خاں صاحب Moral Principles as the Basis of Islamic Culture کے نام سے شائع کیا گیا۔ یہ رسالہ اہل علم اصحاب میں اسلام کی اخلاقی تعلیم کے پیش کرنے کے لئے نہایت مفید ثابت ہو رہا ہے۔ اور آہستہ آہستہ اسے دلچسپی لینے والے طبقہ میں پھیلایا جا رہا ہے۔

(۴) احباب کو اس خبر سے خوشی ہوگی۔ کہ امریکہ مشن بفضلہ تعالیٰ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی مبارک اور بے نظیر تصنیف "احمدیت یا حقیقی اسلام" کا تیسرا انگریزی ایڈیشن امریکہ سے شائع کر رہا ہے۔ کتاب کے انگریزی ترجمہ کی نظر ثانی کے بعد پریس میں اس کے ابتدائی پروف بھی تیار ہو چکے ہیں۔ امید کی جاتی ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ اگلے ماہ تک یہ کتاب چھپ جائیگی۔ اور تبلیغ اسلام کے لئے ایک مفید اور ضروری ہتھیار ثابت ہوگی۔

(۵) عرصہ زیر رپورٹ میں امریکہ مشن کے دوسرے انگریزی مجلہ احمدیہ گزٹ کا بھی ایک نمبر شائع ہؤا۔ اس [illegible] اور دوسرے اخبار اور سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ اور مرکز اور بیرونی مشنوں کے متعلق خبروں کا خلاصہ دیا جاتا ہے۔ اور ہمارے احمدی احباب شوق اور بے چینی سے اس کا انتظار کرتے رہتے ہیں۔ اور خطوط لکھ کر پوچھتے رہتے ہیں۔ کہ آئندہ نمبر کب تک شائع ہوگا۔

تقسیم لٹریچر:۔ مندرجہ بالا لٹریچر کے علاوہ عرصہ زیر رپورٹ میں سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی تصنیف منیف انٹروڈکشن ٹو دی سٹڈی آف ہولی قرآن امریکہ کی تمام ریاستوں کی ڈیڑھ سو سے زائد مشہور اور قابل ذکر لائبریریوں میں رکھوائی گئی۔ ان لائبریریوں میں سے اکثر کی طرف سے اس کتاب کے حصول پر شکریہ کے خطوط موصول ہوئے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے اس قدم کے نیک اثرات ابھی سے ظاہر ہونے شروع ہو گئے ہیں۔ اور کئی جگہوں سے لوگوں کے خطوط اس کتاب کے لائبریری میں دیکھنے کے بعد موصول ہوئے ہیں۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

صدر جمہوریہ مسٹر ٹرومین کو ہدیہ تفسیر القرآن جلد ۲: اس سہ ماہی میں محترم چودھری سر محمد ظفر اللہ خاں صاحب نے مسٹر ٹرومین پریذیڈنٹ یونائیٹڈ سٹیٹس کو تفسیر قرآن کریم انگریزی کی دوسری جلد پیش کی۔ جلد اول کے حاصل کرنے پر صاحب مذکور نے بہت شکریہ کا اظہار کیا تھا۔ اور دوسری جلدوں کے حصول کی خواہش کی تھی۔ جس پر محترم چودھری صاحب نے حالیہ ملاقات میں یہ جلد پیش کی۔

نمائش میں اسلامی لٹریچر:۔ واشنگٹن کے قریب (Alexandria) الیگزنڈریا میں (Brotherhood Week) "ہفتہ اخوت" کی تقریب پر جملہ مذاہب کے مقدس لٹریچر کی نمائش کا انتظام کیا گیا۔ اس موقعہ پر اسلام کی نمائندگی کا ہمیں فخر ملا۔ اور کئی ہزار لوگوں نے اس نمائش میں اسلامی لٹریچر سے تعارف حاصل کیا۔

اخبار واشنگٹن پوسٹ اور رسالہ پاتھ فائنڈر: واشنگٹن کے مشہور ترین اخبار واشنگٹن پوسٹ نے ایک ایڈیٹوریل کے دوران میں وہ فرسودہ ضرب المثل جس کی بنیاد کسی اسلامی ماخذ میں نہیں ملتی۔ یعنی "اگر پہاڑ (حضرت) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی طرف نہیں گیا۔ تو پھر (حضرت) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) خود پہاڑ کی طرف چلے گئے" کا استعمال کیا۔ خاکسار نے اخبار مذکور کو خط لکھ کر توجہ دلائی۔ کہ یہ ضرب المثل کسی متعصب مغربی مصنف کے [illegible] کی پیداوار ہے۔ اور چونکہ حقائق کے لحاظ سے یہ محض بے بنیاد ہے۔ اس لئے مسلمان رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے اس قسم کے ذکر پر مجروح ہوتا ہے۔ اخبار واشنگٹن پوسٹ نے خاکسار کا خط بجنسہٖ شائع کیا۔ اس خط کو دیکھ کر امریکن رسالہ (Path finder) پاتھ فائنڈر نے تحقیق کی۔ کہ آخر اس مروجہ ضرب المثل کا ماخذ کیا ہے۔ اور اس پر نوٹ لکھتے ہوئے خاکسار کے خط کا ذکر کیا۔ اور پھر لکھا کہ در حقیقت اس ضرب المثل کو انگریز مصنف فرانسس بیکن نے سولھویں صدی عیسوی میں ایک مقالہ میں استعمال کر کے شہرت دی۔ جو اس نے ان ہسپانوی لوگوں سے حاصل کی۔ جو اندلس میں مسلمانوں کے ساڑھے سات سو سال کے اقتدار پر اپنے کینہ و نفرت کے جذبات کا اظہار کرنے کے لئے اسے استعمال کرتے تھے۔ گویا اس طرح سے رسالہ Path finder نے اس امر کا اعتراف کیا۔ کہ واقعۃً یہ ضرب المثل رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر محض افتراء ہے۔ اور اسے تاریخی حقائق سے دور کا بھی واسطہ نہیں۔

ہسپانوی سفیر متعینہ امریکہ کو میمورنڈم: احباب کو علم ہے۔ کہ برادرم چودھری کرم الٰہی صاحب ظفر مبلغ امریکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی معرکۃ الآراء تصنیف "اسلامی اصول کی فلاسفی" کا انگریزی ترجمہ میڈرڈ سے شائع کر رہے تھے۔ اور کتاب پریس سے نکلنے ہی والی تھی کہ حکومت اسپین نے اسکی اشاعت پر پابندی لگا دی۔ امریکہ مشن کی طرف سے اس خبر کے ملنے پر پہلے وزیر تعلیم اسپین کو تار دیا گیا تھا۔ اب سفیر ہسپانیہ متعینہ واشنگٹن کو اس سلسلے میں تفصیلی میمورنڈم بھیجا گیا۔ جس میں اس پابندی کی غیر دانشمندی کو واضح کر کے کتاب کی اشاعت کی اجازت کی درخواست کی گئی۔ سفیر مذکور نے جواباً لکھا ہے۔ کہ اس نے ہماری گذارشات کو حکومت سپین کے سامنے پیش کر دیا ہے۔ خدا کرے کہ اسپین کی حکومت اب صحیح قدم اٹھا کر سابقہ داغ کو دھو ڈالے۔

ملاقاتیں اور انکوائریز:۔ مسجد فضل امریکہ میں متعدد اشخاص عرصہ زیر رپورٹ میں حصول معلومات کے لئے آتے رہے۔ ان میں سے پاکستانی احباب کے علاوہ قابل ذکر ایک تو مسٹر بیتھمن تھے۔ جن کے متعلق اوپر لکھا جا چکا ہے ایک پادری جو Jehovah Witness چرچ سے تعلق رکھتے ہیں۔ دو دفعہ آئے۔ ہمارے ترک دوست ڈاکٹر محمد ماہر چولاکوگلو جو باقاعدگی سے ہماری میٹنگوں میں آ رہے تھے۔ اس دوران میں مزید تعلیم کے لئے ٹیکساس چلے گئے۔ خاکسار مسٹر عبد القادر محتسب سکرٹری سعودی عرب سفارتخانہ سے بھی ملا۔ ایک پولینڈ کی خاتون مس زوراکرینٹسکی ہماری متعدد مجالس میں شامل ہوتی رہیں۔ فلاڈلفیا سے ایک خاتون میٹنگوں میں خاصی باقاعدگی سے آ رہی ہیں۔ اس دوران میں جو انکوائریز آتی رہیں۔ ان میں نہ صرف امریکہ کے خطوط تھے۔ بلکہ اس عرصہ میں مغربی افریقہ فلپائن اور انگلینڈ سے بھی خط تھے۔

واشنگٹن مشن:۔ یہ مشن خدا تعالیٰ کے فضل سے بتدریج حوصلہ افزا ترقی کر رہا ہے۔ اس وقت بفضلہٖ بارہ اشخاص بیعت کر کے داخل سلسلہ ہو چکے ہیں۔ ہفتہ میں تین تربیتی تعلیمی اور تبلیغی میٹنگیں باقاعدگی سے منعقد ہوتی ہیں۔ چندوں اور دوسری جماعتی ذمہ واریوں میں یہ مشن اب دوسری جماعتوں کے ساتھ دوش بدوش حصہ لے رہا ہے۔ عرصہ زیر رپورٹ میں دوسرے نو احمدیوں کے علاوہ ایک نوجوان بھی جو [illegible] میں منزجمین کے یونٹ کے سیکشن کیپٹن ہیں۔ اور روسی [illegible] جرمن زبان کی اچھی خاصی استعداد رکھتے ہیں بیعت کر کے شامل ہوئے

فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ یہ نوجوان بہت مخلص اور سعید ہیں اور نہایت جانفشانی اور محنت سے جلد جلد تعلیم دین حاصل کر رہے ہیں۔ واشنگٹن سے بالٹی مور قریباً ۴۰ میل کے فاصلہ پر ہے۔ اور وہاں پر بھی ایک مشن قائم ہے۔ عرصہ زیر رپورٹ میں بالٹی مور کے ممبران دوسرے وزیٹروں کو ساتھ لے کر مسجد واشنگٹن میں آتے رہے۔ اور عرصہ واشنگٹن کے ممبران اور خاکسار بھی بالٹی مور گئے۔ اور وہاں پر دو مشنوں کی ایک مشترکہ میٹنگ منعقد کی۔

دورے:۔ خاکسار کو مرکزی ذمہ داریوں کے سلسلے میں دوسرے مشنوں کے دورے کے لئے بھی وقت نکالنا پڑتا ہے۔ عرصہ زیر رپورٹ میں خاکسار کو نیویارک۔ پٹس برگ۔ کلیولینڈ۔ ڈیٹن۔ شکاگو۔ بالٹی مور اور سینٹ لوئیس جانا پڑا۔ یہ جملہ سفر قریباً (۴۸۰۰) چار ہزار آٹھ سو میل کے قریب ہے۔

لیکچرز:۔ اس سلسلہ میں ایک قابل ذکر لیکچر خاکسار نے واشنگٹن کے یونی ٹیرین چرچ میں اسلام پر دیا۔ جو خدا کے فضل سے بہت موثر ہوا۔ اس چرچ نے اس سال وقتاً فوقتاً مختلف مذاہب کے نمائندگان کو لیکچروں کی دعوت دی۔ انہوں نے خاکسار کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ اس سال جتنے لیکچر ہوئے ہیں ان میں سے سب سے مفید اور دلچسپ اسلام کے متعلق تقریر تھی۔ خاکسار مڈل ایسٹ انسٹی ٹیوٹ کے سالانہ اجلاس میں بھی شامل ہوا۔ اس مجلس کا خاکسار ممبر ہے سالانہ اجلاس کے موقعہ پر تمام مشہور مستشرقین جمع ہوتے ہیں اور حالات حاضرہ پر تبادلۂ افکار کرتے ہیں

خط و کتابت:۔ الفضل کے ناظرین کے لئے خطوط کی تعداد غالباً ایک دلچسپ آئیٹم ہے۔ مگر یہ اندازہ کہ ایک مبلغ کا ایک مشن کے دفتری کام میں، چندوں کے حسابات میں۔ اور ڈاک کے جواب میں کتنا وقت صرف ہو جاتا ہے۔ خطوط کی تعداد کے بغیر ہو بھی نہیں سکتا۔ سہ ماہی رپورٹ میں امریکہ مشن کے مرکزی دفتر کی ... ڈاک ۵۰۰ رہی۔

کیلیفورنیا۔ کنٹکی اور لوئی زی اینا۔ پچھلے سال تک سارے مشن صرف ۱۲۰۰ میل کی مسافت میں ... سال خدا تعالیٰ کے فضل سے کیلیفورنیا میں ایک نیا مشن قائم ہو گیا ہے جہاں کی چھوٹی سی جماعت باوجود تربیت کی کمی کے جماعتی قربانیوں میں حصہ لے رہی ہے۔ اور لٹریچر اور خط و کتابت کے ذریعہ سے تعلیم حاصل کر رہی ہے۔ اس مشن کے قیام سے اب امریکہ مشن کا حلقہ عمل واقعتہً امریکہ کے ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک پھیل گیا ہے۔ یونائیٹڈ سٹیٹس کے جنوب میں انفرادی طور پر تو احمدی موجود تھے۔ مگر اب خدا کے فضل سے کنٹکی کی ریاست میں جماعت بھی قائم ہو رہی ہے۔ اور بالکل جنوب میں لوئی زی اینا کی ریاست میں مشن کے قیام کے آثار پیدا ہو رہے ہیں۔ وبا للہ التوفیق

بڑی کمی مبلغین اور مالی ذرائع کی ہے۔ ورنہ اس وقت خدا تعالیٰ کے فضل سے امریکہ میں کئی جگہ پر زمین احمدیت کے پودوں کے لئے تیار ہے۔ خدا تعالیٰ ہمیں توفیق دے۔ کہ ہم موجودہ حالات سے فائدہ اٹھا کر اسلام کے پیغام کو صحیح معنوں میں پھیلا سکیں۔ آمین

شکریہ احباب پاکستان سے جو احمدی احباب آج کل امریکہ میں مقیم ہیں۔ وہ سب ہی خدا تعالیٰ کے فضل سے سلسلہ کی مساعی میں دلچسپی سے حصہ لیتے اور ہر ممکن تعاون کرتے ہیں۔ یہ تعاون کی روح خدا تعالیٰ کے فضل کے بغیر ممکن نہیں۔ اور اس پر خدا تعالیٰ کے لئے حمد اور احباب کا شکریہ بجا ہے۔ سید عبدالرحمٰن صاحب کلولینڈ۔ قاضی محمود شفقت صاحب واشنگٹن۔ چوہدری عبدالسلام صاحب پرنسٹن۔ قاضی محمود اسد صاحب نیویارک۔ نور الحق صاحب پٹس برگ۔ جمیل احمد صاحب اکبر شکاگو اور صوفی عزیز احمد صاحب ایکرن سب ہی نے قابل رشک طور پر سلسلے کے کاموں میں ہاتھ بٹایا ہے۔

فجزاھم اللہ احسن الجزاء فی الدارین

(باقی آئندہ)

یا مسیح الخلق عدوانا

(از مکرم محمد حیات صاحب تاثیر)

طبیعت اداس سی ہے۔ اور جی گھبرا رہا ہے آنکھوں سے اشک جاری ہیں۔ اور دل ایک نامعلوم بوجھ تلے دبتا چلا جا رہا ہے۔ یوں محسوس ہوتا ہے۔ کہ دنیا جہان کے دکھ اور مصائب میری طرف دوڑے چلے آ رہے ہیں۔ گناہوں کی تاریکی چھاتی جا رہی ہے۔ اور فسق و فجور کی آندھی فضا میں اٹھتی دکھائی دیتی ہے کفر و الحاد کے بادل گھرتے آ رہے ہیں۔ اور بدی و شیطنت کا غلبہ ہو چلا ہے۔ نیکی کے فائدے معلوم ہیں۔ مگر دن بدن دور جا رہا ہوں۔ بدی کے برے انجام کے متعلق بھی بہت کچھ سنا ہوا ہے۔ مگر روز بروز پیارا ہوتا جا رہا ہے۔ جھوٹ اور فریب کو برا جانتا ہوں۔ مگر فائدہ مند نظر آتا ہے۔ ہوس کاری بری سہی مگر لذت بخش ہے۔ دھوکا اور ریاکاری ناجائز مگر بھلے معلوم دیتے ہیں۔ فقر باعث فخر ہی سہی مگر حسنات الدنیا کا خیال غالب آ چکا ہے

سوچا اور بار بار سوچا۔ کہ ایسا کیوں کر رہے ہو۔ دل اور دماغ سے پوچھا کہ یہ سب کچھ کیوں ہے۔ تو دونو نے یک زبان ہو کر یہ کہا کہ ماحول کے تقاضے اور ہوسہائے دنیا کا اثر ہے۔ جلد اس سے نکلنے کی کوشش کرو ورنہ تباہی اور بربادی کا شکار ہو کر رہ جاؤ گے۔ اس آواز کا سننا تھا۔ کہ ایک بجلی سی گری۔ ساز تن کا ہر ہر تار ٹوٹتا نظر آیا۔ اور میں خیالات کی دنیا میں گم ہو کر رہ گیا۔ نہ معلوم کدھر سے کدھر نکل گیا اور پھر میری زبان پر بے اختیار یہ الفاظ جاری تھے کہ "یا مسیح الخلق عدوانا" کہ اے میرے پیارے مسیح میری مدد کو پہنچئے۔ کہ میں برباد ہو چلا۔ مجھے پکڑیئے کہ میں غرق ہو چلا۔ شیطان میری نیکیوں کے خزانہ کو لوٹنا چاہتا ہے۔ مگر میں کمزور ہوں۔ وہ میری خدمت اور عبادت کی متاع پر ڈاکہ ڈال رہا ہے۔ مگر میں کچھ نہیں کر سکتا۔ وہ میرے من کی مسجد میں عصیاں کی آگ لگا رہا ہے۔ مگر میں اسے روک نہیں سکتا۔ وہ میرے جسم کو بھی قتل کرنا چاہتا ہے۔ مگر مجھ سے کچھ بن نہیں پڑتی۔

میں پکار رہا تھا۔ اور برابر پکارتا چلا جا رہا تھا۔ کہ دور بہت دور افق کے پردوں سے ایک پیاری اور اطمینان بخش آواز سنائی دی کہ:۔

"دشمن تمہارے جسموں کو قتل کرنا چاہتا ہے۔ مگر قبل اس سے کہ وہ اپنی نادانی کے باعث تم پر وار کرے۔ تم اس کی بد روح کو قتل کر دو وہ تمہارے گھروں کو لوٹنا چاہتا ہے۔ مگر پہلے اس سے کہ وہ ایسا کرنے پائے۔ تم اس کے جذبات پر قبضہ کر لو۔ وہ فتنہ و شر پیدا کرتا ہے۔ مگر تم اس کی طرف صلح و آشتی کا ہاتھ بڑھاؤ۔ وہ تمہاری مسجدوں کو جلاتا ہے۔ تو تم اس کے دل میں لگا دو اور اس کے بغض اور کینہ سے بھرے ہوئے خشک جذبات کو نور ایمان کی نور[؟] سے بھسم کر دو"

پس اے احمدی بھائیو! اٹھو! کہ دنیا میں آگ لگ گئی ہے۔ اور کفر و الحاد کے بھڑکتے ہوئے شعلے متاع ایمان کو اپنی لپیٹ میں لیتے چلے جا رہے ہیں۔ سنو! کہ یا مسیح الخلق عدوانا کی صدائیں ہر طرف سے آ رہی ہیں۔ مگر تم خاموش بیٹھے ہو۔ نکلو! اور دنیا کے کونے کونے میں پھیل جاؤ۔ کہ ملک چلیوں سے نہیں بلکہ دریاؤں کے منہ ڈھٹنے[؟] سے سیراب ہوا کرتے ہیں

تاریخ سلسلہ کے اوراق پارینہ میں سے

(از حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی سکندر آباد دکن)

الفضل مورخہ ۲۵ اپریل ۱۹۵۱ء کے صفحہ ۲ پر حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک مکتوب شائع ہوا ہے۔ جو عزیز مکرم ملک فضل حسین سلمہ ربہ نے شائع کیا ہے۔ میرے دل میں ملک صاحب کیلئے عزت و محبت کا ایک خاص مقام ہے۔ کاش جماعت میں اس ترتیب اور طلب کے چند نوجوان ہوتے جو سلسلہ کی تاریخ کے لئے ریسرچ کرتے رہتے

اس مکتوب میں ملک صاحب نے یہ ظاہر نہیں کیا کہ یہ مکتوب کس کے نام لکھا گیا تھا۔ اس خلا کو میں پورا کر دینا ضروری سمجھتا ہوں۔ الحمد للہ مجھے یہ سعادت حاصل ہے۔ کہ میں نے اس مکتوب کو مکتوبات احمدیہ جلد دوم شائع شدہ دسمبر ۱۹۱۲ء کے صفحہ ۲۳ پر شائع کیا تھا۔ اور اس پر تمہیدی نوٹ بھی دیا گیا۔ یہ مکتوب حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے ایک ہم مکتب اور مخلص دوست لالہ بھیم سین کے نام لکھا تھا۔ لالہ بھیم سین سے تعلقات بٹالہ میں پیدا ہوئے۔ اور امتحان وکالت کے وقت لالہ بھیم سین خود اللہ تعالیٰ کا ایک نشان قرار پائے۔ جو ان کی کامیابی کے متعلق تھا۔ انہوں نے سیالکوٹ میں وکالت شروع کی۔ اور حضرت اقدس کے قیام سیالکوٹ کے زمانہ میں ان تعلقات میں اخلاص و محبت میں بڑی ترقی ہوئی۔ ان سے حضرت اقدس کی ہمیشہ خط و کتابت رہی مولوی کرم الدین کے مقدمات کے دوران میں لالہ بھیم سین نے اپنے بیرسٹر صاحبزادہ لالہ [؟] کا نام ... سین ہے۔ جہاں تک میرا حافظہ مدد کرتا ہے۔ وہ لاہور کے لاء کالج میں پرنسپل بھی تھے۔ اس وقت معلوم نہیں کہاں ہیں۔ کی خدمت میں پیش کیں حضرت اقدس نے ان کی اس مخلصانہ پیش کش کو کسی دوسرے وقت کے لئے ریزرو کر لیا تھا۔ میں لالہ کنور سین صاحب کا شکر گذار ہوں کہ انہوں نے مجھے حضرت اقدس کا ایک فارسی مکتوب بھی دیا تھا۔ جو حیات احمد میں چھپ چکا ہے۔ غرض یہ اس مکتوب کی تاریخ ہے۔ (عرفانی الکبیر سکندر آباد)

درخواستہائے دعا

احمد خان نسیم کی ہمشیرہ صاحبہ امت العزیز صدر لجنہ اماء اللہ راولپنڈی ہولی فیملی ہسپتال میں داخل ہیں اور بہت بیمار ہیں ربوہ میں ان کی اہلیہ صاحبہ سخت بیمار ہیں (۲) مکرم ماسٹر محمد الدین صاحب پال رانجھی والے ان دنوں شدید طور پر بیمار ہیں۔ اور نہایت خطرناک حالت ہے۔ بزرگان سلسلہ احمدیہ اور درویشان قادیان سے درخواست ہے۔ کہ سب بیماروں کی صحت یابی کے لئے اور پریشانیوں کے دور ہونے کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔

احراری امیر شریعت کی تقریر پر تبصرہ

(از مکرم شاہد صاحب ولاوری)

مورخہ ۲۵ مئی ۱۹۵۱ء کو احراریوں نے یوم تشکر منایا۔ لیکن احراری شریعت کے امیر یوم تشکر نہیں بلکہ یوم تفکر منا رہے تھے۔ آپ جانتے ہیں کہ یہ یوم تفکر اصل میں کیا بلا ہے؟ اگر آپ نہیں جانتے۔ تو شاہ صاحب کی تقریر سے میں اُن کے یوم تفکر کو واضح کئے دیتا ہوں۔ جب احرار نے اپنی ناکامیوں کو اور احمدیوں کی ترقی کو دیکھا۔ جب الیکشن میں انہوں نے احمدیوں کو مسلم لیگ سے وابستہ پایا۔ تو اپنے باطن پر بھی نظر گئی۔ کہ ہم نے کیا کیا؟ اپنی غداریاں یاد آئیں۔ اور یہ بھی یاد آیا کہ احرار پر سے قوم کا اعتماد اٹھ چکا ہے تو انہوں نے اپنی پرانی عادت کے مطابق دوبارہ قوم کا اعتماد حاصل کرنے کے خیال سے۔ اپنی غداریوں پر پردہ ڈالنے کے لئے اور اپنے دل کو مذامت کی سیاہی سے صاف کرنے کے لئے یوم تشکر منانے کا فیصلہ کیا جو مورخہ ۲۵ کو منایا گیا۔ اس میں بقول شاہ صاحب سب جاہل شامل ہوئے۔ جو رات کو سُن کر جائیں۔ اور صبح بھول جائیں کہ رات جوش خطابت میں شاہ صاحب کے منہ سے کیا کیا نکلا ہے۔ اسی لئے تو شاہ صاحب نے جلسہ میں فرمایا کہ جب تم نہیں سنتے تو میں اپنی مرغیوں کو سناتا ہوں وہ سنتی ہیں۔ لیکن شاہ صاحب شاید نہیں جانتے۔ کہ مرغیوں کو تو امید ہوتی ہے۔ کہ ابھی شاہ صاحب کچھ کھانے کو دینگے اگر ہم نے نافرمانی کی تو پھر خیر نہیں چھری گردن پر ہو گی۔ لیکن مسلمانوں کو احرار سے اب کوئی امید نہیں کاش احرار مرغیوں سے ہی سبق لیں۔ وہ دانہ کھاتی ہیں تو اس کا کوئی نتیجہ بھی نکلتا ہے۔ یعنی انڈے دیتی ہیں۔ ان انڈوں کے لالچ سے ہی تو شاہ صاحب مرغیوں کو دانہ کھلاتے ہیں لیکن احرار ایک ایسی مرغی ہے۔ کہ اس نے قوم کا بہت سا غلہ کھایا سود و پیسہ کھایا۔ اور انڈوں کی بجائے چونچیں مار کر قوم کو زخمی کر دیا۔ اب قوم پاگل تو نہیں۔ کہ ان خودسر مرغیوں کو برابر دانہ کھلاتی رہے

شاہ صاحب اسی دانہ کی غرض سے مجبور ہوتے ہیں۔ انہیں قریباً ہر منٹ منٹ میں کئی جھوٹ بولنے پڑتے ہیں صرف اس لئے کہ وہ سٹیج پر "آن ڈیوٹی" ہوتے ہیں۔ فرماتے ہیں۔ یہ کیا غضب ہے کہ ہر طرف مرزائی۔ پاکستان کی اسّی فی صدی کلیدی آسامیوں پر مرزائی موجود۔ پاکستان کی ۸۰ فی صدی تجارت پر یہ چھائے ہوئے۔ پاکستان کی ۸۰ فی صدی زمین ان کے پاس۔ پاکستان کی بحری فوج میں یہ۔ پاکستان کی بری فوج میں یہ۔ پاکستان کی ہوائی فوج میں ۸۰ فی صدی مرزائی یہ ہے یوم تفکر۔ یعنی شاہ صاحب کو یہ فکر تھا۔ کہ ان کے خلاف توقع کوئی عقلمند اس جلسہ میں شامل ہوا۔ تو وہ کہیں شاہ صاحب کی "سچائی" کو نہ جان لے اور یہ نہ پوچھ بیٹھے کہ شاہ صاحب مرزائی تو ہیں۔ اقلیت میں۔ اور پھر آپ ہی فرماتے ہیں۔ کہ پاکستان میں ۸۰ فی صدی پر یہ قابض ہیں۔ تو فرمایئے کہ ۸۰ فیصدی اقلیت ہیں یا اکثریت۔ یا تو آپ غلط بیانی کرتے ہیں یا یہ سب جاہل ہیں جو یہ بھی نہیں سمجھتے کہ ۸۰ فی صدی اقلیت نہیں اکثریت ہوا کرتی ہے۔ لیکن احرار تو جوش خطابت میں وہ وہ باتیں فرماتے ہیں۔ کہ عقلمند اگر ان کو سنتا ہے تو اس کا سر چکرانے لگتا ہے کہ اے خدایا یہ کونسی مخلوق ہے؟ لیکن اگر یہ احمدیوں کی گردن پر چھری دیکھتے ہیں۔ تو یہ ان کا قصور نہیں یہ تو سنت اللہ ہے کہ ہر بڑھنے والی جماعت کو۔ ہر سچی جماعت کو قربانیاں دینی پڑتی ہیں احراری شریعت کے امیر صاحب ہی جلسہ میں فرما رہے تھے۔ کہ چھری ہمیشہ بکری کی گردن پر رکھی جاتی ہے کتیا کی گردن پر نہیں۔ لیکن اس پر بھی کتیوں کے ریوڑ کہیں دکھائی نہیں دیتے۔ بلکہ ہمیشہ بکریوں کے ریوڑ دکھائی دیتے ہیں۔ حالانکہ بکری کے بچے عموماً دو ہوتے ہیں۔ اور کتیا کے بارہ۔ لیکن ہوتا اس کے الٹ ہے۔ بکریاں تو بڑھتی رہتی ہیں۔ حالانکہ ان کو قربان کیا جاتا ہے۔ وہ قربان ہو جاتی ہیں شان ابراہیمی زندہ کرنے کے لئے۔ کتیا کے بچے مرتے ہیں بھوک سے۔ پیاس سے۔ ذلیل موت سے۔ لیکن بکری کی قربانی کتنی شاندار ہوتی ہے۔ اس کے خون کا ہر قطرہ ایک نئے ریوڑ کی صورت میں نمودار ہوتا ہے۔ کبھی بکریوں نے بھی فساد کئے۔ نہیں۔ ایسا بھی ہوا ہے کہ وہ چار کتے کھڑے ہوں۔ اور یہ بکریاں جا کر ان کو گھیر لیں جب وہ دیکھتی ہیں۔ کہ کتے ان کے گرد کھڑے ہوئے غل مچا رہے ہیں۔ اور ان کو کچا چبا ڈالنا چاہتے ہیں۔ تو وہ خاموش کھڑی رہتی ہیں۔ اور پھر دنیا دیکھتی ہے۔ کہ کتے کامیاب ہوتے ہیں یا بکریاں۔ وہ بڑھتی چلی جاتی ہیں۔ اور کتے اپنی عادت سے مجبور ان کو ڈرانے کی خاطر بھونکتے رہتے ہیں جماعت احمدیہ ایک مذہبی جماعت ہے۔ یہ قربانی دینے والی بکریاں ہیں۔ احرار کو تو آنکھیں بند کر کے گالیاں دینے کی عادت ہے ورنہ اگر یہ آنکھیں کھول کر دیکھیں تو ان کو پتہ چلے۔ کہ ان کی مخالفت کے باوجود جماعت احمدیہ کتنی ترقی کر رہی ہے۔ اور قربانیاں دے رہی ہے۔

اے سعید روحو آؤ۔ اور آ کر دیکھو کہ یہ بکریوں کا ریوڑ باوجود قربانیاں دینے کے بڑھتا ہی چلا جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ اس کا نگہبان ہے۔ اگر تم اپنے دلوں میں ایمان کی ایک ایک کرن بھی محسوس کرتے ہو۔ تو آؤ۔ ان قربانیاں دینے والوں میں شامل ہو جاؤ۔ دنیا دیکھے گی۔ کہ خدا تعالیٰ کے اصول کے مطابق بکریاں ہی بڑھتی ہیں۔ اور کتے ذلیل موت مرتے ہیں۔ کوئی ان کی موت پر رونے والا بھی نہیں ہوتا۔ اے احمدیت کے نوجوانو۔ قربانیاں کرنا تمہارا کام ہے۔ قومیں قربانیوں سے ہی بڑھتی ہیں۔ آج تمہاری قربانیوں سے متاثر ہو کر احرار جیسا دشمن بھی اس سچائی کو نہ چھپا سکا۔ کہ قربانیاں کرنے والے ہمیشہ بڑھا کرتے ہیں۔ یہ تمہاری قربانیوں کا ہی نتیجہ ہے۔ کہ آج دشمن تمہاری کامیابیوں کا معترف ہے۔ قربانیاں کرو۔ اور احرار کو دکھا دو کہ صرف خدا تعالیٰ کی سچی جماعتیں ہی قربانیاں کر سکتی ہیں۔

جماعت احمدیہ چونڈہ کا تبلیغی جلسہ

بروز ہفتہ۔ اتوار مطابق ۲-۳ جون ۱۹۵۱ء

جماعت احمدیہ چونڈہ کا یہ تبلیغی جلسہ متصل میاں محمد بوٹا صاحب ولد نظام الدین مرحوم واقعہ ریلوے روڈ چونڈہ ضلع سیالکوٹ منعقد ہو رہا ہے۔ نیز جلسہ میں سائبان اور لاؤڈ سپیکر کا اعلیٰ انتظام ہوگا۔ باہر سے آنے والے احباب کیلئے کھانے اور رہائش کا انتظام بذمہ انجمن ہوگا۔ احباب کثرت سے شامل ہوں۔

سیکرٹری خدام الاحمدیہ چونڈہ ضلع سیالکوٹ

روزنامہ "جدید نظام" کا احتجاج

کچھ عرصہ سے حکومت پاکستان کو پاکستان کی دیرینہ دشمن اور مخالف جماعت مجلس احرار کے ارکان نے یہ یقین دلانے کی ناکام کوشش کر رکھی ہے کہ مجلس احرار کی سیاسی پالیسی بالکل ناکام ہو چکی ہے۔ اس لئے وہ لوگ جو کل تک یہ اعلان کیا کرتے تھے۔ کہ ہندوستان میں کوئی ایک بھی ایسا مسلمان موجود نہیں ہے جو پاکستان کا قیام تو درکنار پاکستان کی صرف پ ہی بنا کر دکھا دے۔ لیکن آج جبکہ خدا کے فضل و کرم سے پاکستان کا قیام ہی عمل میں نہیں آیا۔ بلکہ دنیا کی بہترین طاقتور حکومتوں میں سے ایک اعلیٰ پایہ کی حکومت کے طور پر شمار ہونے لگا ہے۔ تو دشمنان پاکستان کی تحریک پر پاکستان کی بعض ایسی جماعتوں نے جو ہمیشہ مشرکین اور کفار کی سٹیج سے تحریک پاکستان اور قیام پاکستان اور بانی پاکستان کے خلاف ذلیل قسم کے خیالات کا اظہار کرتے رہے ہیں۔ اور بانی پاکستان حضرت قائد اعظم مرحوم و مغفور کو عام جلسوں میں نعوذ باللہ کافر اعظم کے خطاب سے نوازا کرتے رہے آج وہی لوگ حکومت پاکستان کو دھوکہ دینے کی ناکام کوشش کر رہے ہیں۔ اور دوسری طرف مسلمانوں کے مختلف فرقوں میں منافرت پھیلا کر آپس میں سر پھٹول کرانا اپنا شیوہ بنا چکے ہیں۔ جیسا کہ ضلع لائل پور کی ایک مسجد کو آگ لگا کر تماشہ دکھایا گیا ہے۔

عبادت گاہ خواہ کسی کی ہو ہر لحاظ سے قابل احترام ہے۔ مرزائیوں سے ہمیں بھی مذہبی اور عقیدہ کے لحاظ سے احراریوں سے زیادہ اختلافات ہیں۔ مگر ہم کا یہ مقصد نہیں۔ کہ ہم ان کی عبادتگاہوں کو آگ لگا کر جلا دیں۔ ہمارے عقیدہ کے مطابق کوئی مسلمان اس وقت تک مکمل طور پر مسلمان نہیں ہو سکتا۔ جب تک کہ وہ حضور نبی کریم حضرت محمد رسول اللہ کو خدا کا آخری نبی اور سچا نبی نہ مانیں کچھ عرصہ ہوا امپرومنٹ ٹرسٹ کانپور نے سڑکوں کی فراخی کی سکیم کے پیش نظر کانپور کی ایک مسجد کا پیشاب خانہ گرا دیا۔ تو طول و عرض ہند میں مسلمانوں نے پرزور احتجاج کیا۔ اور اتنا زبردست پروٹسٹ کیا۔ کہ اس عظیم سانحہ کا ذکر کئے بغیر برعظیم ہند کی تاریخ مکمل نہیں کی جا سکتی۔

پھر ابھی کل کی بات ہے کہ لنڈے بازار میں صدہا مسلمان ظفر الملت حضرت مولانا ظفر علیخاں کی زیر قیادت مسجد شہید گنج کے تحفظ کے لئے زخموں سے چور۔ خاک و خون میں لت پت ہو کر تڑپ رہے تھے۔ اور اس حالت میں ان کی لاٹھیوں اور گولیوں سے زخمی جسموں پر گھوڑ سوار دستے سرپٹ دوڑائے گئے تھے۔ لیکن مسجد کے عاشق مسلمان کا پائے ثبات ڈگمگا نہ سکا۔ ہزاروں مسلمان زخمی ہوئے اور بے شمار جام شہادت نوش کر کے مسجد کی عزت کے تحفظ پر اپنے نفسوں کو بھیڑ بکریوں کی طرح قربان کر گئے۔ ان حقائق کے پیش نظر کیا کسی کو یقین آ سکتا ہے۔ کہ مسلمانوں نے مسجد کو آگ لگا کر راکھ کر دیا ہو؟ نہیں ہرگز نہیں۔ مسلمانوں سے اس قسم کی توقع کا وہم و گمان بھی نہیں کی جا سکتا۔ البتہ ہمارے احراری بھائی جو مسجد شہید گنج کے تحفظ کے لئے جانیں دینے والوں کو حرام موت مرنے والے کہتے تھے کسی مسجد کو آگ لگا کر راکھ کر دیں۔ تو یہ دور از قیاس امر نہیں۔ خانہ خدا (مسجد) کو جلا کر راکھ کر دینے کے بعد احراری بھائیوں کا ترجمان خصوصی اخبار "آزاد" مسجد کو مرزائیوں کا گرجا کہہ کر اس خفت کو محو کرنا چاہتا ہے۔ جو دنیا کی نظروں میں رہتی دنیا تک ہمیشہ ان کے شامل حال رہے گی۔ لیکن اختلاف عقائد کی بناء پر دوسرے فرقہ والوں کی مسجد کو گرجا کہہ کر جلا دینے کا جو دروازہ کھولا گیا ہے۔ یہ قطع نظر آسمانی حکومت کی غداری کے کہ جس نے اپنی آخری کتاب قرآن مجید میں گرجا مندر اور مسجد وغیرہ ہر قسم کے عبادت گھروں کی یکساں تعظیم کا تاکیدی حکم دیا ہے۔ ملک کے خرمن امن کو جلانے کا باعث ہوگا۔

ذرا سوچئے کہ مرزائیوں کی مسجد کیوں جلائی گئی۔ اس لئے کہ علما نے انہیں کافر کہا ہے۔ لیکن کیا علما نے دیوبندی عقائد والوں کو کافر نہیں کہا۔ کیا ہمارے احراری بھائی جو عموماً دیوبندی خیال کے ہیں۔ بریلوی علماء احناف و اہل سنت والجماعت کے فتاوے کفر بھول گئے اور کیا انہیں معلوم نہیں کہ

مذہبی طور پر ملت اسلامیہ کا کوئی گروہ اور فرقہ ایسا نہیں ہے۔ جس پر کفر کا فتوے نہ لگایا گیا ہو۔ یہاں تک کہ مفتیان عرب شریف بھی اس ثواب میں برابر کے شریک ہیں

شمس العلماء مولانا حالی رح۔ حیات جاوید میں سر سید مرحوم پر اس قسم کے فتاوے کی تفصیل بیان کرتے ہوئے مکہ معظمہ کے اربعہ مذاہب کے مفتیوں کے فتاوے کا خلاصہ لکھتے ہیں کہ

"یہ شخص (سر سید مرحوم) ضال اور مضل ہے بلکہ ابلیس لعین کا خلیفہ ہے۔ اس کا فتنہ یہود و نصاریٰ کے فتنہ سے بھی بڑھ کر ہے۔ خدا اس کو سمجھے۔ ضرب اور حبس سے اس کی تادیب کرنی چاہیئے۔

ہم آخر میں حکومت اور عوام دونوں کو اس طرف پوری پوری توجہ دلاتے ہوئے اپیل کرینگے کہ اس شر کو جلد سے جلد ختم کرنے کے لئے کوئی موثر اقدام کریں۔ ورنہ پاکستان کے لئے یہ چنگاری کہیں آگ ثابت نہ ہو۔ جس کا بجھانا بے حد محال و مشکل ہوگا:

(روزنامہ جدید نظام لاہور ۲۸ مئی ۱۹۵۱ء)

احرار ابن الوقت ہیں اور پبلک کو اپنے گندے خیالات سے بھڑکا کر انتشار پھیلاتے ہیں

یوم تشکر پر احراری لیڈروں کی تقریریں سنکر جو اثر تشر فاپر ہوا۔ اس کا اندازہ ذیل کے خط سے بخوبی ہو سکتا ہے۔ اصل خط بغیر کسی ترمیم یا ردوبدل کے درج کیا جاتا ہے۔

مکرمی جناب ایڈیٹر صاحب! تسلیم

ازراہ نوازش اپنے اخبار الفضل میں اس چیز کا اعلان فرما دیں کہ ہم مندرجہ ذیل اشخاص نے ۲۵/۵/۵۱ کو مولانا عطاء اللہ صاحب بخاری کی تقریر سنکر جس میں تمام فریب کاری تھی ہمیں سخت قسم کا افسوس ہوا کہ یہ لوگ کتنے تنگ نظر اور متعصب قسم کے لوگ ہیں کہ جو قیام پاکستان سے قبل پاکستان کے جانی دشمن اور ہندوستان کے حامی بنے تھے۔ اور اب وقت کے ساتھ ہی یہ ابن الوقتی اختیار کر لی۔ اور پبلک کو اپنے ناجائز اور گندے خیالات سے بھڑکا کر انتشار پھیلاتے ہیں۔ ان کی تقریر سے ہمیں ان سے نفرت ہوئی۔ اور آپ کی جماعت سے عقیدت ہو گئی۔ ازراہ نوازش آپ کے پاس اگر کچھ لٹریچر ہو تو ارسال فرمائیں۔ فقط

(۱) شیخ مشتاق احمد صاحب۔ (۲) اقبال جنید صاحب (۳) سلطان حسین صاحب (۴) ڈاکٹر عطاء اللہ (۵) ڈاکٹر عبد الغفور رستم۔ (۶) سید ذکی اللہ صاحب

اشتراکیت یا اسلام (بقیہ صفحہ ۴)

تو ڈبے کا ڈھکنا اٹھایا اور وہ خالی تھا۔ اس کے بعد وہ کہنے لگی۔ آؤ اب سٹالن سے دعا کریں کہ اس دوسرے ڈبے کو چاکولیٹ سے بھر دے اس کے بعد ڈھکنا اٹھایا اور ڈبہ بھرا ہوا تھا۔ اور اس مذاق اور خدا سے استہزا کا شکوہ ہی کیا کہ اشتراکیت کا فلسفہ اور بنیاد ہی خدا کے تصور سے انکار کرتی ہے۔ اس کے نزدیک اشتراکیت سچائی ہے اور جو بھی اس سچائی کے خلاف ہے وہ جھوٹ ہے۔ مکر و فریب ہے۔ پس پانچواں فرق اسلام اور اشتراکیت کے درمیان نظریہ الوہیت کا ہے۔ اسلامی نظریہ میں ہر قوت کا منبع خالق و رازق خدا ہے اور اشتراکیت کے نظریہ میں خدا وہم محض ہے۔ خدا اس معاشی بے انصافی کا خالق ہے جسے کمیونزم نے روس سے باہر نکال دیا ہے۔

پس آپ یہ غور فرمائیے کہ اشتراکیت کو تسلیم کرنے سے آپ کو بھی اپنے دل سے خدا کو باہر تو نکالنا نہیں پڑتا۔ آپ کو اسلامی قدروں کو جواب تو دینا نہیں پڑتا۔ اور پھر سوچیں آپ کے لیا رہے ہیں اور دے کیا رہے ہیں۔ تبادلہ کس جنس کا آپ کس جنس سے کر رہے ہیں؟

انڈونیشی تجارتی بیڑے کے لئے ۱۲ نئے جہاز

لنڈن ۲۸ مئی۔ انڈونیشیا نے جن دس جہازوں کے غیر ملکوں میں آرڈر دیئے ہیں۔ توقع ہے کہ ستمبر سے قبل وہ انڈونیشیا پہنچ جائیں گے۔ چار جہاز امریکہ سے تین جاپان سے دو ہالینڈ سے اور ایک ناروے سے آ رہے ہیں۔ اطالیہ میں بنائے ہوئے دو جہاز پہلے ہی پہونچ چکے ہیں۔ (ستار)

روسی بمبار طیارے؟

لنڈن ۲۸ مئی۔ یہاں بیان کیا گیا ہے کہ امریکی فضائیہ کے ماہرین ان اطلاعات کی چھان بین کر رہے ہیں کہ سوویٹ بمبار طیارے سائبیریا میں جمع کئے جا رہے ہیں (ستار)